السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل ہماری منڈیوں میں یہ سودے عام ہوتے ہیں کہ ان کے پاس مال نہیں ہوتا، اس کے باوجود خرید وفروخت ہوتی رہتی ہے اس کی شرعی حیثیت کیا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جوچیز انسان کی ملکیت میں نہ ہواسے آگے فروخت کرنا جائز نہیں ہے، حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا تھا یا رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم !ایک شخص میرے پاس آتا ہے اور مجھ سے کسی چیز کا سودا کرلیتا ہے جبکہ وہ چیز اس وقت میرے پاس نہیں ہوتی، میں اسے بازار سے لا کر دے دیتا ہوں تو کیا ایسا کرنا جائز ہے ؟ تو رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ''جوچیز تمہارے پاس نہیں تم اسے فروخت کرنے کے مجاز نہیں ہو۔''[1]

[2]ایک دوسری روایت میں ہے رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : جوچیز تیرے پاس نہیں ہے اس کا فروخت کرنا جائز نہیں ہے۔

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ منڈیوں میں اس طرح کا جو کاروبار ہوتا ہے وہ جائز نہیں ہے۔ (وا اعلم)

---

[1] مسند امام احمد، ص : ۴۰۲، ج ۳۔

[2] مستدرک حاکم، ص : ۱۷، ج ۲۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد:3، صفحہ نمبر:269

محدث فتویٰ